رحمت مغفرت اور جہنم سے آزادی

حکیم عبدالرحیم اشرفؒ

وہ لمحہ سعادت آیا چاہتا ہے جس کا ماحول کچھ یوں ہوگا کہ رحمت الٰہیہ کا دریا موجزن ہے۔ عطا و بخشش کا سمندر متلاطم ہے اور جود و سخا کی دلربا ہواؤں نے تمازت آفتا سے نیم جاں سبزے کو حیات تازہ سے ہمکنار کر دیا ہے۔

سرکش شیاطین جکڑے جا چکے ہیں وہ جہنم جو ہر لمحہ معصیت زدگان کے انتظار میں رہتی ہے۔ اس ماہ مقدس کے اجلال و احترام اور رحمت الٰہیہ کے جوش و خروش کے تقاضے کے طور پر اس کے دروازے بند کئے جا چکے ہیں اور مغفرت اور ذنوب و کفارہ سیئات کے وعدے پورے کئے جارہے ہیں۔ اسی ماحول میں ہر صبح ہاتف پکار رہا ہے۔

یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر ادبر۔

نیکی اور بھلائی کے طالب آگے بڑھ تیز قدم ہو کر منزل سے ہمکنار ہو اور جو شر و معصیت کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے باز آجا، اس جانب اٹھے ہوئے قدم واپس لوٹا لے اور اس وادی ہلاکت سے منہ موڑ کر، منزل فلاح و کامرانی کی جانب اقدام کر۔

خیر و برکت، اصلاح و تزکیہ، سیرت سازی و استواری کردار، نمود اخلاق و اضافہ ایقان و ایمان کا یہ موسم دلربا ہم آپ سبھی کو دعوت عمل دے رہا ہے اور یہ صدائے دلنواز، ہر قلب مومن کو دستک دے رہی ہے کہ جو مہینہ تم پر سایہ فگن ہوا ہے اس کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے آزادی کیلئے مختص ہے اور حق یہ ہے کہ یہ تینوں، رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی، ایک دوسرے سے اسی ترتیب سے پیوست ہیں۔ صورت واقعہ یہ ہے کہ

۱۔ انسان کا مقصد وجود، اپنے رب سے قرب و تعلق پیدا کرنا، اس کے حضور شرف قبول حاصل کرنا اور اس کی رضاء خوشنودی سے بہرہ ور ہونا ہے۔

اس مقصد وحدی اور انسان کے مابین جو چیز سب سے زیادہ حائل ہوتی ہے۔ وہ معصیت و نافرمانی ہے سرور ہر دو عالم ﷺ کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ جس چیز سے سب سے زیادہ ناراض ہوتے ہیں وہ ان اعمال کا ارتکاب ہے جن کو رب السماوات والارض نے انسان پر حرام قرار دیا ہے۔ یہ معصیت اور گناہ انسانوں کو اپنے مالک و آقا سے دور پھینک دیتا ہے۔ اس کے سامنے اسے حقیر و ذلیل کر دیتا ہے اور گناہوں پر مصر انسان آہستہ آہستہ اپنے رب کی مغفرت، اس کی فرمانبرداری و اطاعت اور اس کے قرب سے محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہر گناہ، انسان کے دل پر ایک سیاہ دھبہ ڈالتا ہے۔ اگر یہ دھبے مسلسل پڑتے جائیں تو دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات گناہوں کی سیاہی اس طرح پورے دل کو گھیر لیتی ہے جیسے تانبے کے برتن پر لگا ہوا زنگال اس پر خول کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

معصیت و گناہ میں مبتلا انسان، اپنے مالک و آقا کی رحمت و شفقت، اس کی خاص توجہ اور اس کی جانب سے عطا ہونے والی نعمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

• رب رؤف و رحیم، جو ماں کی مامتا سے زیادہ اپنے بندوں کے ساتھ رحمت و شفقت رکھتے ہیں انہوں نے خاتم النبیین ﷺ کی امت پر شفقت فرماتے ہوئے رمضان المبارک کا مہینہ، اس مقصد کیلئے مقرر فرما دیا کہ اس پر انوار ماحول میں بندہ مومن، اپنے آپ کو رحمت الٰہیہ، مغفرت الٰہیہ اور رب العزت کی سخاوت و بخشش کا مستحق بنائے۔

اگر انسان، اس ماہ کے آتے ہی مستعد ہو جائے اپنے نفس پر یہ پابندی عائد کرلے کہ اب وہ وہی کچھ کرے گا جس کے کرنے کا حکم اس کے آقا نے دیا ہے اور ان تمام امور سے مجتنب رہے گا جن سے اس نے روکا ہے تو یہ اطاعت و فرمانبرداری اسے اللہ ذوالجلال کی رحمت سے قریب تر کر دے گی۔ اور جب مومن مسلسل دس دن اپنے دل و دماغ زبان، منہ، ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء جوارح کو، اللہ رب العزت کی اطاعت کا خوگر بنا لیتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اوقات مقررہ پر کھانے پینے سے رک جاتا ہے۔ بلکہ اس کی زبان جھوٹ، مکر، فریب، دھوکہ دہی، جھوٹی شہادت، دوسروں کی دل

آزاری، گالم گلوچ، سخت زبانی، چغلی، غیبت دوسروں کی عیب جوئی، دوسروں کی تحقیروتذلیل، ان تمام عیوب سے رکی رہتی ہے اوراس کے برعکس یہ زبان حمدوشکر کے ترانے گاتی ہے۔ تسبیح وتمجید کے کلمات دہراتی رہتی ہے۔ تلاوت قرآن مجید اور دوسروں کو بھلائی کی تبلیغ وتلقین میں ہرلحہ مصروف رہنے لگتی ہے۔

اوراسی طرح اس کی آنکھیں، ہرحرام چیز کے دیکھنے سے، بے پردہ عورتوں کو، ٹیلی ویژن اور سینما کی سکرین پر رقص وسرود اور بے حیائی کے مناظر کے مشاہدے سے محفوظ رہتی ہے اور یہ آنکھ دن کی روشنی میں صفحات قرآن مجید پر مرکوز رہتی ہے اور رات کی تاریکی میں اپنے رب کے حضور ندامات کے آنسو بہاتی ہے۔

ایسے میں انسان کے ہاتھ ظلم وتعدی سے، جبرو استبداد سے، رشوت لینے اور دینے سے، عریانی و فحاشی پھیلانے والے فیچرز اور مقالات لکھنے سے، فوٹو چھاپنے، کم تولنے اور اشیاء میں ملاوٹ کرنے سے بچے رہتے ہیں اور یہ ہاتھ مظلوم کی مدد، بے آسرا کے بوجھ اٹھانے، خلق خدا کی خدمت کرنے، یتیموں کیلئے دست وشفقت بننے، راہ خدامیں جہاد کی تیاری کرنے، اسلامی مملکت کی سرحدوں کی حفاظت کیلئے اسلحہ اٹھانے، مورچے کھودنے، مساجد کی صفائی اور دفاتر میں یہ ہاتھ مظلوم کی حق رسی، حاجت مندوں کے اٹکے ہوئے کاغذات کوعدل وانصاف کی تحریروں سے آراستہ کرنے، مقدمات کے درست فیصلے لکھنےاورنیکی اور عدل کے دوسروں کاموں میں مصروف رہنے لگتے ہیں۔

اور یہ سلسلہ اطاعت وفرمانبرداری صرف دل ودماغ، زبان اور ہاتھ ہی تک کہاں محدود ہے۔ بندہ مومن کے تمام اعضاء بدن، اس کے بدن کا ایک ایک رواں مسلسل دس دن اور دس راتیں اللہ رب العزت کی نافرمانی سے بچنے اور اسے خوش کرنے والے کاموں میں مصروف رہنے میں گزارتا ہے تو اللہ رؤف الرحیم کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ جودوری انسان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کے اوراس کے مالک وآقا کی مابین پچھلے گیارہ ماہ میں پیدا ہوچکی تھی۔ وہ ختم ہوجاتی ہے تو اپنے رب کا گناہ گار لیکن دل سے مطیع اور تائب بندہ اپنے رب کے قریب ہوجاتا ہے اور دریائے رحمت کی لہریں اس کو باب مغفرت کے قریب کردیتی ہیں۔

دس دنوں اور راتوں کی یہ محنت توجہ اور اطاعت وفرمانبرداری کا مجاہدہ اور اسی کے ساتھ ساتھ نفس پر قابو پانے کی مسلسل تربیت اوراس کی خواہشات کورب السموات کے احکام وحدود کا پابند بنانے کی پیہم جدوجہد، عہد مومن کا حوصلہ بندھاتی ہےاوروہ رات کے پچھلے پہر کی خلوت میں اپنے مالک کے حضور ندامت کا اظہار کرتا ہے، اس کی انکھوں سے اشک ہائے ندامت کا سیل رواں ہوتا چلاجاتا ہے۔ اوروہ بلبلاتا، روتا، ہچکیاں لیتا، عجزو درماندگی اوراحتیاج مجسم بن کر، اپنے مالک کے حضور قیام، رکوع اورسجدے میں مستغرق رہتا ہے۔ تو رحمان ورحیم آقا کی رحمت اسے منزل مغفرت سے ہمکنار کردیتی ہے اور یہ گناہوں سے پاک و صاف ہوجاتا ہے جولوگ رحمت ومغفرت کی انوار سے زیادہ سرشار ہوتے ہیں وہ تو اپنے قلب وذہن کے ہاتھوں مجبور ہوکر ماسوئی اللہ سے اپنا رشتہ آئندہ دس دنوں کیلئے منقطع کردیتے ہیں۔ اور اپنے رب کے کسی گھر کے کونے میں جاپڑتے ہیں۔ انہیں کسی مسجد میں اعتکاف سے کیا کچھ میسر آتا ہے؟ اس سوال کا جواب دینا شاید کسی کے بس کی بات نہ ہو۔ بس مختصر یہی کہ جولوگ، فہم وشعور کی بیداری اور قلب وذہن کی استواری سے معتکف ہوتے ہیں وہ تو اس نوع کی لذت سے سرشار ہوتے ہیں۔ جوکسی بچھڑے ہوئے، آزردہ حال محب کو اپنے محبوب سے ملاقات اور ملاقات کے بعد خلوت سے کما حقہ، بہرہ ور ہوتے رہے وہ جو رسماً ایسا کرتے ہیں تو کتنے کام جو اپنے جوہر کے اعتبار سے بے حد اونچے ہیں مگر جب ہم ایسے پست ہمت انہیں انجام دینے لگتے یں تو نقل اتارنے سے آنے نہیں بڑھ سکتے مگر اس سے ان کاموں کی عظمت میں کیا فرق پڑتا ہے؟ اور پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ اچھے کام کی نقل اتارنا بھی بہرحال ایک اچھا کام ہی ہے اور کوئی ممکن نہیں کہ کوئی خوش نصیب نقل اتارتے اتارتے حقیقت کو پالے اور اس کا مزاج اصل کے سانچے میں ڈھل جائے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

رحمت ومغفرت سے شاد کام اور بہرہ ور ہونے کے بعد یہ قافلہ ایمان ویقین، ایک قدم اور آگے بڑھتا ہے اور روزے کے ظاہری و باطنی اعمال کو مسلسل جاری رکھتے ہوا اپنے رب سے فریاد کناں ہوتا ہے کہ جہاں اپ نے ہم تابکاروں پر رحم فرمایا کہ معصیت کے دلدل سے نکال کر شاہراہ اطاعت وفرمانبرداری پر لاڈالا، اس سیدھے راستے (صراط مستقیم) پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اپنے فضل خاص سے ہمارے گناہوں، کوتاہیوں، لغزشوں اور چھپی ہوئی اور ظاہر فروگذاشتوں کو معاف فرمادیا تو آپ ہمارے حال پر ترس فرمائیو۔ ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها كان غراما. ہمارے آقا! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور فرمادیجیو۔ اس کا عذاب چمٹ جانے والا اور تباہ کن ہے۔

اس صدائے اضطراب کا جواب، انہیں یوں دیا جاتا ہے کہ ایک پورے عشرہ (دس دنوں) کو اس ہولناک جہنم کی آگ سے آزادی کا عشرہ قراردیا گیا ہے اب جو بھی خوش نصیب رمضان کے پہلے دو دہے، ان کاموں میں مصروف رہے گا جو

اس کے رب کو پسند ہیں اور ان باتوں سے مجتنب رہے جو اس کے آقا نے اس کیلئے ناجائز قرار دے ہیں وہ اس جہنم سے آزادی کے عشرے سے مستفید ہوگا اور اسے جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔ اللھم اجعلنا منھم۔

دعا...... مومن کا سب سے بڑا اسلحہ ہے جس سے وہ اپنے ازلی وابدی دشمن شیطان لعین اور اپنے سرکش نفس کی آوارگیوں اور شرارتوں کا سر کچلتا ہے۔ اور اسی دعا کے ذریعہ وہ اپنے رب کی رحمت ومغفرت حاصل کر پاتا ہے۔

رمضان مبارک انوار و برکات کا خاص موسم ہے۔ اس موسم بہار میں دعاؤں میں سوز، رقت اور اثر انگیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اور اگر دعائیں بھی وہ ہوں جو رحمت عالم ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوئی ہوں تو نور علی نور کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ حضور سرکونین ﷺ کی چند خاص دعائیں پیش خدمت ہیں۔

دعائے تہجد:

رمضان مبارک کی راتیں قیام، رکوع، سجود اور ذکر کیلئے مخصوص ہیں۔ اللہ ذوالجلال توفیق دیں تو تہجد کا اہتمام کیجئے۔ تہجد عظیم نعمت ہے اور اہم تر سعادت ہے۔ یہ لمحہ خلوت، بندے کو آقا سے قریب تر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس سہانے وقت میں طبیعت میں یکسوئی، عاجزی اپنے آقا کی جانب توجہ، جذبات محبت میں فراوانی اور اخلاص کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کا داعیہ قوی ہوتا ہے تہجد کے انوار اور اس کے اثرات ہر پہلو سے اس لائق ہیں کہ عبد مومن اس لمحہ سعادت کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرے اور عمر عزیز کے اخری ایام تک اس کوشش میں مصروف رہے۔ رمضان مبارک، تہجد کی عادت کو راسخ کرنے کا موثر ترین وسیلہ ہے۔ اگر اس ماہ میں تیس مقدس راتوں میں تہجد کو معمول بنالے اور اپنے رب سے اس عادت کو راسخ کرنے کی دعائیں بھی مسلسل کرتے تو توقع کی جاسکتی ہے کہ آئندہ گیارہ ماہ میں یہ معمول بن جائے گا کہ رات کے پچھلے پہر اس دولت کو سمیٹنے کیلئے انسان بستر سے اٹھ کھڑا ہو۔ جو دولت کسی اور وقت ہاتھ نہیں لگتی، جو خزانے اس عالم خلوت میں لٹائے جاتے ہیں کسی دوسرے وقت میں ان کے منہ نہیں کھولے جاتے۔ حضور سرور کونین ﷺ تہجد کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اللھم لک الحمد انت قیم السموٰت والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السموٰت والاض ومن فیھمن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقائک حق وقولک حق والجنة حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعة حق. اللھم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت وعلیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت الموخر لا اله الا انت ولا اله غیرک.

میرے اللہ! آپ ہی کیلئے حمد وثنا ہے۔ آپ زمین وآسمان کے قائم رکھنے والے ہیں اور نگران بھی ہیں۔ آپ ارض وسما کا نور ہیں اور یہاں کی ہر چیز آپ ہی کے انوار سے منور ہے۔ آپ ہی کیلئے حمد کی تمام اقسام مخصوص ہیں۔ آپ حق ہیں آپ کے وعدے حق ہیں۔ آپ سے ملاقات حق ہے۔ آپ کا ہر فرمان حق ہے۔ جنت اور دوزخ ایک سچی حقیقت ہیں۔ تمام انبیاء برحق ہیں، محمد ﷺ برحق ہیں، قیامت یقینی ہے۔

میرے رب! میں اپنے آپ کو آپ ہی کے سپرد کرتا ہوں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ ہی پر میرا اعتماد وتوکل ہے۔ آپ کی جانب متوجہ ہوں آپ کی مدد ہی کے سہارے اہل باطل سے برسرپیکار ہوں میرے پہلے پچھلے مخفی اعلانیہ اور وہ سب گناہ جن سے آپ آگاہ ہیں معاف فرما دیجئے۔ آپ ہی اپنے بندوں کو آگے بڑھانے والے اور انہیں (ان کوتاہیوں کے باعث) پیچھے دھکیلنے والے ہیں۔ آپ کے سوا کوئی بھی امید و خوف کا مرکز نہیں اور نہ ہی کوئی لائق عبادت ہے۔

اس دعائے تہجد کے ایک ایک جملے پر غور کیجئے۔ یہ تمام کلمات، تہجد کے وقت سے گہری مناسبت رکھتے ہیں۔ اللہ کے بندے اس وقت نرم و گداز بستروں کو چھوڑ کر اپنے آقا سے مصروف راز و نیاز ہوتے ہیں۔ وہ اپنے رب سے وہ سب کچھ پا لیتے ہیں جو اس دعا میں مانگا گیا ہے۔

تہجد کی نماز شروع کرتے وقت:

اللھم رب جبریل ومیکائل واسرافیل فاطر السماوات والارض عالم الغیب والشھادة انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون . اھدنی لما اختلف فیه من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صرط مستقیم.

اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے رب۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے اے عالم الغیب اور ہر چیز سے باخبر رب۔ آپ ہی بندوں کے مابین ان اختلافات کا فیصلہ فرمائیں گے جن میں وہ آج بتلا ہیں، اپنے حکم سے اختلافی امور میں میری راہنمائی حق بات کی جانب فرمائیں۔ آپ ہی ہیں جسے چاہیں سیدھے راستے کی جانب لے چلتے ہیں۔

انسانوں کے مابین...... بالخصوص مذہب کے بارے میں اختلافات کا یہ پہلو خیر وبرکت کا ہے کہ انسان حق کی تلاش میں محنت کرتا ہے۔

نفسانیت سے بچ کر اور ضد و انانیت کو چھوڑ کر سچائی کو قبول کرتا ہے۔ اور جن لوگوں کو حق پر پاتا ہے۔ ان سے مربوط ہوتا ہے اور بھلائی میں ان سے تعاون کرتا ہے اور اس کے برعکس باطل کو باطل جاننے اور غلط بات کی حقیقت واضح ہو جانے پر اس سے دستکش ہو جاتا ہے۔ اور باطل کے علمبرداروں سے دینوی تعلقات کے باوجود برائی میں شرکت سے گریز کرتا اور باطل میں تعاون سے اجتناب کرتا ہے۔ گویا وہ سرتا قدم بندہ حق بن جاتا ہے اور اس کی پسند و ناپسند کا معیار اس کی اپنی مرضی نہیں بلکہ اس کے مالک کی رضا ہوتی ہے لیکن اختلاف......
بالخصوص مذہبی اختلاف، کا دوسرا پہلو انتہائی خطرناک بھی ہے اور وہ یوں کہ اگر انسان حق و ناحق کے مابین فیصلہ کرنے میں تساہل اور کم ہمتی سے کام لے، حق کی تلاش میں محنت سے جی چرانے یا کسی عصبیت، ضد، مفاد پرستی اپنے دھڑے اور گروہ کی جانبداری کی وجہ سے حق کے سامنے سر جھکانے سے گریز کرے اور نفسانیت کی بنا پر حق کی مخالفت اور ناحق کی حمایت کا راستہ اختیار کرے تو گویا یہ اختلاف اس کی تباہی اور دوسروں لئے فتنے کا باعث بن گیا۔

اختلافی امور میں جہاں، اپنی استطاعت کی آخری حد تک تلاش حقیقت میں محنت اور اپنی نیت کو خالص کر رکھنے کی جدوجہد میں مصروف رہنے کی ضرورت ہے وہاں ہر انسان اس بات کا بھی محتاج ہے کہ وہ ذات حق کا حقیقی سرچشمہ ہے اور جس کے ہاں سے ہدایت اور توفیق میسر آتی ہے اس کے حضور گڑگڑانے اور اختلافی امور میں صحیح راہ پانے اور اعتدال کی روش اختیار کرنے اور دلوں اور دماغوں پر تصرف رکھنے والے آقا ہی سے توفیق طلب کرے۔

حضور سرور کونین ﷺ نے تہجد ایسے پر انوار وقت میں، اختلاف میں راہنمائی کی دعا کو ضروری خیال فرمایا اور حق یہ ہے کہ یہ وقت اس دعا کیلئے مناسب ترین ہے۔

فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا:

حضور اکرم ﷺ فجر کی سنتوں اور فرض نماز کے مابین یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللهم اجعل في قلبي نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن يساري نورا وفوقي نورا وتحتي نورا واما مي نورا وخلفي نورا واجعل لي نورا وفي لساني نورا وعصبي نورا ولحمي نورا ودمي نورا وشعري نورا وبشري نورا واجعل في نفسي نورا واعظم لي نورا اللهم اعطني نورا۔

اے اللہ میرے دل میں نور ودیعت فرمائیو۔ میری آنکھ میں، میرے کان، میرے دائیں میرے بائیں، میرے اوپر اور میرے نیچے جانب، میرے آگے اور میرے پیچھے انوار عطا فرمائیو، میرے لئے انوار میں سے حصہ مقرر فرمائیو، میری زبان کو منور فرمائیو، میرے اعصاب کو انوار سے نوازیو، میرے گوشت میرے خون، میرے بالوں اور میرے چہرے کو انوار سے آراستہ فرمائیو۔ میرے نفس میں نور ودیعت کیجیئو، میرے لئے نور کا عظیم حصہ مقرر فرمائیو اور اے اللہ مجھے نور سے نوازیو۔

نور اور ظلمت، روشنی اور اندھیرا، ان دونوں کا وجود بھی برحق ہے۔ اور ان کے مابین کشمکش بھی حقیقت ثابتہ ہے۔ ظلمت، ایک سیاہ پردہ ہے۔ جس چیز پر چڑھ جائے یا جو چیز اس میں گم ہو جائے وہ صرف سر کی آنکھوں سے ہی اوجھل نہیں ہوتی، بسا اوقات دل کی بصیرت بھی اس کے شعور سے محروم ہو جاتی ہے اور پھر جہاں بیرونی دنیا کی ظلمت بھی ہو، غلط افکار و نظریات نے اشیاء کی حقیقتوں کو مسخ کر دیا ہو۔ دل خواہشات وشہوات کی تاریکیوں میں سیاہ ہو چکے ہوں، اذہان باطل تصورات کے باعث شعور حقیقت سے محروم ہو چکے ہوں۔ آنکھوں اور کانوں پر جھوٹے پروپیگنڈے اور سماعت و بصارت کو معطل کر دینے والے اثرات غالب آ چکے ہوں۔ دائیں بائیں کا ماحول غلط کو صحیح اور صحیح کو غلط قرار دینے پر مصر ہو۔ فوق و تحت سامنے اور پیچھے ہر جہت سے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ماننے پر مجبور کرنے والی کوششیں مسلسل جاری ہوں اور ایک فرد اپنی بات پر قائم رہنے اور اپنی رائے پر عمل کرنے مں بے شمار دشواریاں محسوس کر رہا ہو۔ اور مزید یہ کہ ہر شخص خود اپنے اندر کی دنیا کو اجڑتے ہوئے دیکھ رہا ہو۔ ارادوں میں خلل، عزائم میں اضمحلال، اعصاب و جوارح میں ضعف و ناتوانی نے اسے بے سہارا بنا دیا ہو، اس عالم اضطراب میں یہ دعا ہے کہ بار الٰہ میرے دل کو ظلمتوں سے پاک اور عام روشنی ہی نہیں، اپنی خاص نورانیت سے منور فرما دیجئو اور پھر کان، آنکھ، دائیں، بائیں، اوپر، نیچے، سبھی جہتوں اور تمام اعضاء و جوارح، حتیٰ کہ زبان، اعصاب، گوشت پوست اور پھر اپنے پورے وجود اور اپنی مکمل شخصیت (اللهم اعطني نورا) اور آخر یہ کہ اس نورانیت کی عظمت کے حصول کی دعا اور اس میں سے وافر حصہ پانے کی التجا......اس کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرض نماز کے مابین جو چند لمحات شوق میسر آتے ہیں، ان میں سعادت، خوش بختی، برکت اور تمام اعضاء و جوارح اور جملہ قوتوں کیلئے یہ دعا کی جا رہی ہے کہ یہ سب کی سب، نور کے حقیقی سرچشمہ (اللہ نور السماوات والارض) سے فیض یاب ہوں اور یہ تمام ان کاموں میں مصروف ہو جائیں جو کام خالق ارض و سما کی رضا کے مطابق ہوں۔

اس پر بس نہیں، یہ بات بھی ''نور'' کے

مفہوم میں شامل ہے کہ جو کام ہو، علی وجہ البصیرت ہو۔ صالح ارادہ اور پاک وخالص نیت سے ہو۔ صحیح طریق اور اسوہ رسالت کے مطابق ہو اور پھر اس کام میں برکت بھی ہو۔ یہ نتیجہ خیز بھی ہو اور اس کی ضیاء پاشیوں سے سارا ماحول جگمگا اٹھے۔

نماز فجر سے سورج طلوع ہونے تک:

اصبحنا علی فطرة الاسلام وکلمة الاخلاص وعلی دین نبینا محمد ﷺ ملة ابینا ابراهیم حنیفا وماکان من المشرکین.

ہم نے صبح کی اسلام کی فطرت پر، کلمہ اخلاص (توحید اور ہر کام اللہ کیلئے کرنے کا عہد) پر اور محمد ﷺ کے دین اور سیدنا ابراہیمؑ کی ملت پر، جو اللہ کی جانب یکسو ہونے والے تھے اور شریک نہیں کیا کرتے تھے۔

۲۔ اللهم ما اصبح بی من نعمة او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر. میرے اللہ جتنی نعمتیں، مجھے یا تیری مخلوق میں کسی کو آج صبح ملی ہیں۔ وہ سب کی سب تیری جانب سے عطا ہوئی ہیں۔ تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے لئے ہی حمد وثناء ہے اور شکر بھی تیرا ہی کیا جائے گا۔

۳۔ رضیت بالله وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ورسولا.

میں اللہ کے پروردگار مالک، آقا، حاکم اور قانون ساز وحاجت روا اور مشکل کشا ہونے پر راضی ہوا۔ (میں انہی کی پیروی کروں گا۔)

۴۔ سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر.

اللہ ہر عیب سے پاک اور ہر کام سے موصوف ہے، تمام اقسام حمد اسی کیلئے ہیں اور وہ تنہا معبود برحق ہے، اس کا کوئی بھی شریک نہیں اور سروہ سب سے بڑا ہے۔

۵۔ استغفر الله الذی لا اله الا هو علیه توکلت والیه انیب.

اللہ مجھے کافی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، میں اسی پر توکل واعتماد کرتا ہوں اور اسی کی جانب متوجہ ہوتا ہوں۔

۷۔ اصبحنا واصبح الملک لله رب العالمین اللهم انی اسالک خیر اهذا الیوم فتحه ونصره ونوره وبرکته وهداه واعوذبک من شر ما فیه وشر مابعده.

ہم نے اور ساری کائنات نے صبح کی اللہ کیلئے جو تمام عالم کا پروردگار مالک، آقا، حاکم، قانون ساز اور مربی ہے۔ اے اللہ میں آپ سے آج کے دن کی فتح وکامرانی، مدد ونصرت، نور، برکت اور راہنمائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی برائی سے اور جو بھی اذیت دینے والا حادثہ رونما ہونے والا ہے اور جو اس کے بعد صادر ہونے والا ہے۔ اس کے شر سے محفوظ رہنے کی التجا کرتا ہوں۔

شام کی دعائیں۔

یہ تمام دعائیں، جو صبح کیلئے ہیں یہی دعائیں نماز مغرب کے بعد کی جائیں۔ صرف اتنا فرق کر لیا جائے کہ دعا میں اصبحنا کی جگہ امسینا دوسری دعا میں اصبح کی جگہ امسٰی اور دعا نمبر 6 میں واصبح کی جگہ امسینا وامسٰی کہیئے۔

افطاری کے قریب کی دعائیں۔

حضور سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ روزے کے افطار کرنے کا وقت دعا قبول ہونے کیلئے مخصوص ہے۔

اسی بنا پر، روزہ دار، افطار سے کچھ وقت پہلے اپنی تمام حاجات وضروریات اور اسلام کے غلبہ وپاکستان کی حفاظت اور یہاں اسلامی شریعت کے نفاذ واجراء اور امت مسلمہ کے اسلام پر متحد ہونے اور اس دنیا میں سربلند اور معزز ومحترم ہونے کی دعائیں، عاجزی سے کریں، بالخصوص وہ دعائیں جو شام کے وقت کرنے کی ہیں وہ اس وقت کی جاسکتی ہیں اور اس طرح حسب ذیل جامع دعائیں کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین.

ہمارے مالک وآقا ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا (جو کام ہمیں کرنے چاہیں تھے وہ نہیں کیے اور جو باتیں نہ کرنے کی تھی ان میں ہم اپنی صلاحیتیں ضائع کرتے رہے) اگر آپ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ فرمائیں اور ہم پر رحم نہ فرمائیں تو ہم خسارے میں مبتلا ہوں گے۔

۲۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اچھی زندگی سے نواز اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے رکھ۔

۳۔ اللهم انا نسالک العفو والعافیة فی الدنیا والآخرة اے اللہ ہم آپ سے معافی اور صحت وعافیت طلب کرتے ہیں۔ دنیا اور آخرت دونوں میں۔

۴۔ الهم اکفنا بحلالک عن حرامک واغننا بفضلک عمن سواک. ہمارے اللہ ہمیں اپنے رزق حلال کے ذریعہ حرام سے بچائیو اور ہمیں اپنے فضل سے نواز کر اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دیجیو۔

۵۔ اللهم انا نعوذبک من الهم والحزن والعجز والکسل والجبن ومن غلبة البخل والدین وقهر

لو جال. اے اللہ ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں۔ پریشانیوں سے۔غم سے ناتوانی و درماندگی سے، سستی سے کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے غلبے سے۔

٦۔ اللهم فبعزة وجهك الكريم أعز الاسلام والمسلمين وأزل الشرك والمشركين. اے اللہ آپ کو آپ کی کریم ذات کی قسم۔ اسلام اور مسلمانوں کی عزت وسربلندی عطا فرمائیو اور شرک و اہل شرک کو ذلیل ورسوا کیجیئو۔

دعاء افطار

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا کریں۔

١۔ اللهم لك صمت وعلىٰ رزقك افطرت اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے رزق پر افطار کر رہا ہوں۔

٢۔ افطاری کے بعد یہ دعا کریں

۔ ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله. پیاس زائل ہوگئی، آنتیں تروتازہ ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔

٣۔ الحمد لله الذى اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمين. تمام تر حمد اللہ کیلئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں شامل کیا۔

مغفرت طلب کرنے کی دعائیں۔

حضور سرور کونین ﷺ کے ارشاد کے مطابق، رمضان کا دوسرا عشرہ (گیارہ تا 20 رمضان) مغفرت کا عشرہ ہے۔ اس عشرہ میں خصوصیت سے یہ دعائیں کی جائیں۔

سید الاستغفار

١۔ جب بھی موقع ملے یا طبیعت میں رقت اور عاجزی پیدا ہو تو یہ استغفار کیجئے جسے لسان رسالتؐ نے سید الاستغفار فرمایا۔ اللهم انت ربى لا اله الا انت خلقتنى وانا عبدك انا على عهدك ووعدك ماستطعت اعوذبك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك على ابوء بذنبى فاغفرلى فانه لا يغفر الذنوب الا انت.

اے اللہ آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا ۔ میں آپ کا بندہ و غلام ہوں ۔آپ سے جو وعدہ اطاعت و بندگی میں نے کیا میں اس پر اپنی آخری حد استطاعت تک قائم ہوں، میں اپنے برے اعمال کے برے اثرات ونتائج سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔آپ نے جو نعمتیں، مجھے عطا فرمائیں ہیں میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار بھی کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار بھی کرتا ہوں۔میرے گناہ معاف فرما دیجئے۔کہ آپ کے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرسکتا۔

٢۔ اللهم اغفرلى جدى و هزلى وخطائى وعمدى وكل ذالك عندى . اے میرے اللہ میرے وہ گناہ بخش دیجئو جو میں نے سعی وجہد سے کئے، جو ہنسی مذاق میں کئے اور جو بھول چوک سے ہوگئے اور جو عمداً ہوئے اور یہ تمام قسم کے گناہ مجھ سے سرزد ہوئے۔ ہیں۔

ليلة القدر کی دعا۔

اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عنا. اے اللہ آپ بکثرت معاف فرمانے والے ہیں ہمارے گناہ معاف کردیجیو۔

بقیہ: روزہ اور مغفرت

روایت کیا ہے کہ (یعنی مغفرتوں کا یہ سلسلہ رمضان کی آخری شب کو اپنی انتہا کو جا پہنچتا ہے اور حضور ﷺ کی ساری امت بخش دی جاتی ہے) یوں تو رمضان کے دن اور رات کی ہر گھڑی مغفرتوں کی پیامبر ہے اور لیلۃ القدر کو مغفرتوں کی شب عروج کا درجہ حاصل ہے، مگر اس کے بعد بھی طالبان مغفرت محروم نہیں رہتے۔ رحمت باری رمضان کی آخری شب بھی اپنے در پر آنے والوں کو تحفہ مغفرت سے نوازتی ہے۔

رمضان میں کیا جانے والا اعتکاف بھی مغفرت طلبی کا ہی ذریعہ ہے۔ ان دس شب روز میں بندہ اپنے مولا کے در پر ڈیرے ڈال کر نوافل و تسبیح و ذکر اور تلاوت کے ذریعہ توبہ استغفار کرتا ہے۔وہ اس کیلئے کبھی اس کے قدموں میں سر جھکاتا ہے، کبھی ہاتھ پھیلاتا ہے۔کبھی اس کا نام لے کر، کبھی اس کے کلام کو واسطہ بنا کر اور کبھی اس کے محبوب ﷺ کے امتی کے حوالے سے درود و سلام کے ذریعے اپنی بخشش کی دعائیں کرتا ہے۔ وارفتگی اور مغفرت طلبی کی یہ ادائیں مالک کو آخر کیوں پسند نہ آتی ہوں گی؟

رمضان المبارک میں جو دعا بکثرت مانگنے کی ہدایت کی گئی اس میں بھی اللہ کی صفت عضو کو واسطہ بنا کر مغفرت چاہی گئی ہے۔ اللهم انك عفو تحب العفو، فاعف عنى. آمین

اے اللہ آپ معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند کرتے ہیں میری بھی مغفرت فرما دیجئے۔

حقیقت یہ ہے کہ رمضان المبارک کی صورت میں اللہ کریم نے اپنے بندوں کی عام معافی کا اعلان فرمایا ہے اور اس کے اسباب مہیا کئے گئے ہیں۔انہیں ہر لمحہ یہ موقع فراہم کیا ہے کہ وہ کوئی بھی عمل کریں اللہ انہیں معاف کرتا چلا جائے گا۔ وہ تو ہر لمحہ اپنے بندوں کو معاف کرنے پر تیار رہتا ہے۔مگر یہ بندہ ہی ہے جو دنیا کی لذتوں اور لہو ولعب میں خود کو مبتلا کر بیٹھتا ہے۔

بڑا بدنصیب ہوگا وہ شخص جو رحمتوں اور مغفرتوں کی اس بارش میں بھی چند قطرے اپنے دامن میں سمیٹ سکے

روزہ اور مغفرت

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی اس معروف حدیث پاک میں ان اہل ایمان کو مغفرت کی بشارت دی گئی ہے جو رمضان کے شب و روز اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر پختہ ایمان، اس کے وعدہ جزا اور وعید پر یقین اور اس کی بارگاہ سے حصول اجر وثواب کی امید اور خواہش رکھتے ہوئے اس کے عملی اظہار میں گزار دیں۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس مبارک مہینہ کے دن میں روزہ رکھ کر اپنے مالک کی فرمانبرداری اور ذات پر غیر متزلزل ایمان کا اقرار اور رات کو اس کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر، اپنا آرام اور نیند قربان کرکے، اس کا کلام سننا سمجھنا اور اس پر عمل کا عہد کرنا اس کے حضور اپنی خطاؤں کا اعتراف کرکے اپنی ندامت کا اظہار اور اس کی جناب میں ہاتھ پھیلا پھیلا کر رحمت و بخشش کی دعائیں اور اس کی رضا وخوشی کی امیدیں باندھنا، تسبیح کے دانوں پر اس کے نام گرامی کے ورد اور کبھی اس کے محبوب ﷺ کی خدمت مس درود و سلام کے واسطے پیش کرنا۔ یہ سارے عم اگر خصوص و محبت کے ساتھ کئے جائیں تو یہ اللہ کی بارگاہ سے اس بندہ کے تمام پہلے گناہوں کی مغفرت کا موجب ہوتے ہیں۔

اگر ہم غور کریں تو رمضان المبارک کی ہر ساعت اور ہر لمحہ مغفرتوں سے ہمکنار کرتا ہے۔ رمضان کی آمد سے قبل ہی مغفرتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ 15 شعبان کو شب برات میں اللہ اپنے بندوں کو گناہوں سے برات عطا کرتے ہیں۔ یہ دراصل رمضان میں عطا ہونے والی بے بہا مغفرتوں کا نقطہ آغاز ہوتا ہے اور اس امر کا اظہار صرف ایک شب میں اگر آقا کی رحمتوں اور مغفرتوں کا انداز ہے تو تیس دنوں اور راتوں کی لاکھوں ساعتوں میں مغفرتوں کا عالم کیا ہوگا؟

رمضان المبارک کو آنحضور ﷺ نے تین عشروں میں تقسیم فرمایا۔ پہلا عشرہ رحمت، درمیانی عشرہ مغفرت، آخری عشرہ آتش جہنم سے نجات کا قرار دیا ہے۔ درحقیقت تینوں عشرے ہی مغفرت کے ہیں۔ اللہ کی رحمت اور آگ دوزخ سے نجات کا نتیجہ اللہ کریم کی جانب سے بندوں کی مغفرت اور گناہوں کی بخشش ہی تو ہے۔ وہ بندہ جس پر اس کا آقا رحم کرتے ہوئے ہدایت سے نوازے، صراط مستقیم چلائے، ایمان کی تقویت عطا کرے، گناہوں سے بچنے کی توفیق دے اور بندہ بھی رمضان کی ان سعادتوں کو اپنی ساری زندگی کا جزو بنالے تو وہ مغفرت خداوندی کا حق دار بن جاتا ہے۔

آنحضور ﷺ کی ایک اور حدیث پاک ہے کہ اس ماہ میں شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اس کا مقصود و منشا بھی یہی ہے کہ اللہ کے بندے شیطان کے حملوں سے محفوظ ہوکر اور جہنم کے راستے بند پا کر آقا کی اطاعت وبندگی کی شاہراہ مستقیم پر چل پڑیں اور اس شاہراہ کی منزل بھی بجز مغفرت کے اور کچھ نہیں۔

رمضان میں نیکیوں کے اجر کو دس سے سات سوگنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ اجر جو جنت کے میووں اور راحتوں پر مبنی ہے۔ درحقیقت اللہ کی رضا اور مغفرت کی عطا کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ روزہ کو گناہوں سے ڈھال قرار دیا گیا۔ فرمایا الصوم جنۃ۔ یوں روزہ گناہوں سے محفوظ رکھ کر بندہ کو اللہ کی مغفرت سے قریب تر کر دیتا ہے۔ ایک اور حدیث میں اللہ کریم کے بحر مغفرت و رحمت کی وسعت کی طرف اشارہ کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (یعنی جس نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا تو اس کا یہ عمل اس کے گناہوں کی مغفرت اور آگ سے نجات کا موجب ہوگا۔) گویا رمضان میں خود روزہ رکھنا، افطار کرانا اور کسی دوسرے کو افطار کرانا مغفرت ربانی کا مستحق بنا دیتا ہے۔ ایک اور حدیث میں روزہ اور قران کو روزہ دار کے لئے شفیع بتایا گیا۔ یقیناً روزہ اور قران کی شفاعت بندے کی مغفرت اور نجات اخروی ہی کیلئے ہوگی اور جب رب کریم رمضان میں مغفرت عطا کرنے کے بہانے تلاش کر رہے ہوں اور خود روزہ اور قران بھی شفاعت کریں تو مغفرت کی منزل یقیناً قریب تر ہوجاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے